**Majallah-yi Talim o Tahqiq**
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363
Issue 3, Vol ,8 , July–September ,2026

**مجلہ تعلیم وتحقیق**
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
شمارہ۳، جلد۸، جولائی– ستمبر، ۲۰۲٦

# تجارت میں قمار کی معاصر صورتوں کا شرعی جائزہ

ناصر سیماب[1]
امجد یاسین[2]

Our society is currently surrounded by numerous social evils, which are gradually consuming it like termites. One of these evils is **gambling**, the addiction to which has trapped many people in its web, leading to their financial, social, and moral ruin. In the world of trade and financial transactions, gambling has become a significant issue that affects not only economic matters but also social and ethical aspects. Therefore, it has become essential to examine this issue from the perspective of Islamic law and to protect society from such harmful practices.

Islam has declared gambling to be impermissible. However, the complexities of the modern era and the emergence of various new forms of trade and financial transactions have made this subject increasingly complex. Today, gambling and speculative practices are increasingly found in activities such as **speculative trading in the stock market, forex and currency trading, derivatives and futures contracts, options trading, and speculative activities involving cryptocurrencies**. The growing popularity of these activities has raised important questions regarding whether such practices are consistent with Islamic principles and rulings.

This study provides a detailed examination b of various contemporary forms of gambling in trade, including **speculative buying and selling in the stock market, margin trading and short selling, forex trading, derivatives and futures markets, options and interest-based or Shariah-questionable financial contracts, and speculative investment practices involving cryptocurrencies**. These activities are analyzed in the light of Shariah principles, with an effort to determine their respective Islamic legal rulings and to assess whether and to what extent they fall within the prohibition of gambling (qimār).

**Keywords:** Gambling, Qimār, Contemporary Forms, Trade, Islamic Law, Shariah Rulings, Speculative Trading, Financial Transactions, Derivatives, Forex Trading, Cryptocurrency.

[1] MPhil Scholar: Lecturer, KIPS College, G-15, Islamabad
[2] MPhil Scholar: Resident Advisor, Riphah International University, Islamabad

**تعارف:**

ہمارا معاشرہ اس وقت بہت سی برائیوں سے گھرا ہوا ہے، اور اس معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں ان برائیوں میں سے ایک "جُوا" بھی ہے، جس کی لت کی وجہ سے کئی لوگ اس کے جال میں پھنس کر برباد ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ تجارت اور مالیاتی لین دین کی دنیا میں قمار ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے، جو کہ نہ صرف اقتصادی بلکہ سماجی اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس مسئلے کا شرعی نقطہ نظر سے تجزیہ کیا جائے اور معاشرے کو ان برائیوں سے بچایا جا سکے۔ اسلام میں قمار کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، مگر جدید دور کی پیچیدگیوں اور تجارت کی مختلف نئی اشکال نے اس موضوع کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔ آج کے دور میں، اسٹاک مارکیٹ کی قیاس آرائی پر مبنی سرگرمیاں (Speculative Trading) ، فاریکس اور کرنسی کی تجارت، ڈیریویٹوز اور فیوچرز کانٹریکٹس، آپشنز ٹریڈنگ، اور کرپٹو کرنسی میں سٹے بازی جیسی صورتوں میں قمار تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ان سرگرمیوں کی مقبولیت نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا یہ سرگرمیاں اسلامی احکامات کے مطابق ہیں یا نہیں۔

اس مطالعے میں تجارت میں قمار کی مختلف معاصر صورتوں کی تفصیل پیش کی گئی ہے، جیسے کہ اسٹاک مارکیٹ میں قیاس آرائی پر مبنی خرید و فروخت، مارجن ٹریڈنگ اور شارٹ سیلنگ، فاریکس ٹریڈنگ، ڈیریویٹوز اور فیوچرز مارکیٹس، آپشنز اور سود پر مبنی مشکوک مالیاتی معاہدے، اور کرپٹو کرنسی میں غیر یقینی سرمایہ کاری کے طریقے۔ شریعت کی روشنی میں ان سرگرمیوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان سرگرمیوں کے شرعی احکامات کیا ہیں۔

**قمار کی تعریف**

قمار عربی زبان کا لفظ ہے، عربی میں اس کا دوسرا نام ''میسر'' ہے، اسے اُردو میں ''جوا'' اور انگریزی میں Gambling'' کہتے ہیں۔ قمار کا لفظ ''قمر'' سے بنا ہے۔ قمر کے معنی چاند کے ہیں۔ جس طرح چاند بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے، اسی طرح قمار (جوئے) میں انسان کا مال بھی کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا رہتا ہے، اس لیے اس معاملہ کو عربی میں ''قمار'' کہتے ہیں۔[3]

قمار کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ معاملہ جس میں کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر کوئی رقم اس طرح داؤ پر لگائی گئی ہو کہ یا تو رقم لگانے والا اپنی لگائی ہوئی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اسے اتنی ہی یا اس سے زیادہ رقم کسی معاوضہ کے بغیر مل جائے۔

**قمار کی لغوی و اصطلاحی مفہوم**

**قمار کی لغوی تعریف**

عربی زبان میں جوا کو قمار کہتے ہے اور قرآن مجید میں اس کے لئے میسر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قمار کا مادہ "ق-م-ر" ہے۔ عربی زبان میں "قمار" کا مطلب ہے جوا یا ایسی شرط لگانا جس میں جیت یا ہار کا انحصار قسمت پر ہو۔

---

مفتی شاد محمد شاد، **مالی معاملات اصولی مباحث اور جدید تحقیقات**، (پشاور: مکتبہ عثمانیہ۔ اکادیمیہ الحسان، ت۔ن)، 557/2۔

قِمَار ، مُقَامَرَة سے ہے بمعنی جُوا۔ قامرؔ جوئے باز کو کہتے ہے۔[4]

القمار (مص) كل لعب يُشترط فيه أن يأخذ الغالب من المغلوب شيئًا سواء كان بالورق او غيره .[5]

کوئی بھی کھیل جس میں جیتنے والے کو ہارنے والے سے کچھ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، چاہے وہ تاش کے ساتھ ہو یا کوئی دوسری صورت میں۔

قَامَرَه مُقَامَرَةً قِمَارًا کسی کے ساتھ جوا کھیلنا۔[6]فیروز اللغات میں ہے کہ قمار ایک ایسا کھیل یا عمل ہے جس میں لوگ پیسے یا مال کو داؤ پر لگاتے ہیں اور جیت یا ہار کا دار و مدار قسمت یا اتفاق پر ہوتا ہے۔

## قمار کی اصطلاحی تعریف

مختلف اسلامی کتابوں اور تفاسیر میں قمار کی اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں چند اہم کتابوں میں قمار کے حوالے سے موجود تعریفات اور احکام درج کیے گئے ہیں

امام ابن کثیرؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصابُ وَالْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [المائدة 90] ، فقوله يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ أَمَّا الْخَمْرُ، فَكَمَا قَالَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنه إِنَّهُ كُلُّ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، كَمَا سَيَأْتِي بَيَانُهُ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ، وَكَذَا الْمَيْسِرُ وَهُوَ الْقِمَارُ۔[7]

یعنی، ہر وہ چیز جو انسان کی عقل کو دھندلا دے یا اس کی سمجھ بوجھ میں رکاوٹ ڈالے، جیسے شراب، وہ حرام ہے، اور جوئے کا بھی یہی حکم ہے۔

مشہور ماہر معاشیات علامہ شرباصی نے اپنی کتاب "**المعجم الاقتصادا لاسلامی**" میں قمار کی تعریف حسب ذیل نقل کی ہے :

القمار هو أن يأخذ من صاحبه شيأ فشيئا فى اللعب، والقمار فى لعب زماننا كل لعب يشترط فيه غالبا من المتغالبين شئ من المغلوب۔[8]

قمار اس چیز کا نام ہے کہ کسی کھیل کے دوران کسی سے کوئی چیز تھوڑی تھوڑی کر کے لی جائے۔اور ہمارے زمانے کے کھیل میں قمار یہ ہے کہ ہر ایسا کھیل کہ جس میں غالب ہونے والا مغلوب سے کسی چیز کے لینے کی شرط قرار دے۔

---

[4] وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الجدید**، (لاہور/کراچی: ادارۂ اسلامیات، 1990)، ص589

[5] لوئيس معلوف، **المنجد في اللغة والأعلام**، (بيروت: المطبعة الكاثوليكية، ت۔ن)، ص 653

[6] مجمع اللغة العربية بالقاهرة، **المعجم الوسيط**، (قاہرہ: مكتبة الشروق الدولية، 2011)، ص 915

[7] ابو الفداء اسماعيل بن عمر ابن كثير، **تفسير القرآن العظيم**، (الرياض: دار طيبة للنشر والتوزيع، ت۔ن)، 579/1۔

[8] احمد الشرباصی، **المعجم الاقتصاد الإسلامي**، (بيروت: دار الجيل، 1981)، ص 370۔

## قرآن میں قمار کا مفہوم

قرآن مجید میں قمار کے لئے میسر کا لفظ استعمال ہوا ہے جو مجموعی طور پر 3 مرتبہ آیا ہے، اور یہ تینوں مرتبہ سورۃ البقرہ اور سورۃ المائدہ میں ذکر ہوا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ، قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا[9]

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[10]

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہے لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ۔[11]

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے۔

## حدیث میں قمار کا مفہوم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مَن قالَ لصاحِبِهِ تعالَ أُقامِرْكَ، فليتصدَّقْ۔[12] جو کوئی اپنے ساتھی سے کہے آؤ میں تم سے جوا کھیلوں، اسے چاہیے کہ صدقہ دے۔

نبی اکرم ﷺ نے جائز کھیلوں کی وضاحت کی، مثلاً تیر اندازی، گھڑ سواری، اور تیراکی۔ آپ نے ان کھیلوں کو پسند فرمایا اور ان پر انعام کی اجازت دی، لیکن انعام کے لیے شرط لگانا اور غیر یقینی عوامل پر مبنی کھیلوں کو منع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ۔[13] کسی قسم کی انعامی شرط جائز نہیں، سوائے اونٹوں کی دوڑ، گھوڑوں کی دوڑ، یا تیر اندازی میں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ ، أَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[14] بے شک اللہ نے شراب، جوا، اور ڈھول کو حرام قرار دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

---

[9] القرآن: 219/2۔

[10] القرآن: 90/5۔

[11] القرآن: 91/5۔

[12] محمد بن اسماعیل البخاری، **صحيح البخاري**، سورة والنجم، (بيروت: دار ابن كثير، ت۔ن)، 1841/4

[13] محمد بن عیسیٰ الترمذی، **سنن الترمذي**، باب ما جاء في الرهان والسبق، (بيروت: دار الغرب الإسلامي، 1998)۔ حدیث نمبر: 1700

[14] احمد بن حنبل الشیبانی، **مسند الإمام أحمد بن حنبل**، كتاب الأشربة، (قاہرہ: مؤسسة قرطبة، ت۔ن)، 274/1۔

## تجارت میں قمار کی معاصر صورتیں

ذیل میں تجارت سے متعلق ان معاصر صورتوں پر بحث کی جائے گی جس میں جوا سٹا بازی موجود ہے۔

### 1.اسٹاک مارکیٹ میں سٹے بازی(Speculation in Stock Market):

The stock market is a financial marketplace that matches those who want to buy securities with those who want to sell them[15].

اسٹاک مارکیٹ ایک مالیاتی بازار ہے جہاں وہ لوگ جو حصص خرید نا چاہتے ہیں، ان لوگوں سے ملتے ہیں جو حصص بیچنا چاہتے ہیں۔

یعنی اسٹاک مارکیٹ ایک ایسا بازار ہے جہاں مختلف کمپنیوں کے حصص (شیئرز) خریدے اور بیچے جاتے ہیں۔ یہاں سرمایہ کار کمپنیوں میں سرمایہ لگاتے ہیں اور حصص کے ذریعے منافع یا قیمت میں اضافے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اسٹاک مارکیٹ کا مقصد کمپنیوں کو کاروبار بڑھانے کے لیے فنڈز فراہم کرنا اور سرمایہ کاروں کو اپنی رقم میں اضافے کا موقع دینا ہے۔ پاکستان میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج (PSX) سب سے بڑی اور مشہور مارکیٹ ہے، جہاں کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اسٹاک مارکیٹ میں جوا کی صورت اس وقت ہو سکتی ہے جب ان شیئرز کی خرید و فروخت کا مقصد تجارت یا صنعت میں شراکت داری نہ ہو، اور مقصد شیئرز پر مضاربہ کر کے ان شیئرز کی حقیقی مالیت کو خراب کرنا اور لین دین کرنے والے عام لوگوں کو دھوکہ دینا ہو تو جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ فعل جوا ہوگا،[16] لہذا شئیر کا کاروبار کرنا جائز ہے لیکن اس میں اگر مقصد مالیت کو خراب کرنا ہو تو اس صورت میں شئیرز کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا۔

### 2: فیوچر اور آپشنز (Futures and Options):

فیوچر اور آپشنز ایسے معاہدے ہیں جن میں کسی چیز (جیسے اسٹاک، اشیا یا کرنسی) کو ایک مقررہ قیمت پر مستقبل میں خریدنے یا بیچنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اگر یہ معاہدے حقیقی خرید و فروخت کے بجائے صرف قیمت میں اتار چڑھاؤ پر شرط لگانے کے لیے کیے جائیں، تو یہ قمار کے زمرے میں آتے ہیں۔ اکثر تاجر فیوچر معاہدے اس نیت سے خریدتے ہیں کہ قیمت بڑھے گی اور وہ منافع کمائیں گے، لیکن وہ اس چیز کو حقیقت میں خریدنے یا بیچنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔[17]

مثال کے طور پر ایک آدمی اپنی قیاس آرائی سے یہ معلوم کرتا ہے کہ ڈالر ۳۰۰ پر جائیں گا اور سٹاک مارکیٹ کے ساتھ یا کسی اور کرنسی مارکیٹ کے ساتھ شرط لگاتا ہے کہ اگر 300 پر گیا تو اس کو اتنا منافع ہوگا جتنا اس نے قیاس آرائی سے معلوم کیا ہے اگر اس پر گیا تو اس کو منافع ہوگا لیکن اگر ڈالر اوپر نہیں نیچے آیا تو اس کو نقصان ہوگا اور یہ صورت اسی طرح بھی ہوتی ہے کہ کوئی اپنی قیاس آرائی سے معلوم کرتا ہے کہ کرنسی نیچے جائے گی تو اس میں بھی شرط لگائی جاتی ہیں یہ دونوں قسم غیر یقینی واقعے میں آجاتی ہیں جو کہ جوا ہے۔

---

15 Fidelity.com, "**What is the stock market**?", Accessed: 12/29/2024, https://www.fidelity.com/learning-center/smart-money/what-is-the-stock-market-

16 مصر دار الافتاء، "**اسٹاک مارکیٹ میں تعامل اور اس کے شیئرز پر زکاۃ**"، تاریخ رسائی: 08 جنوری 2025،

https://bit.ly/4h79yEn

17 Investopedia, "**Options vs. Futures: What's the Difference**?", Accessed: 12/29/2024

## 3: کرپٹو کرنسی میں سٹے بازی[18](Gambling in Cryptocurrency)

کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل پیسہ ہے جو صرف انٹرنیٹ پر موجود ہوتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کاغذی کرنسی کی طرح ظاہر میں موجود نہیں ہوتا ہے۔ JAKEFRANKENFIELD نے کرپٹو کی تعریف اسی طرح کی ہے۔

A cryptocurrency is a digital or virtual currency that is secured by cryptography, which makes it nearly impossible to counterfeit or double-spend. Many cryptocurrencies are decentralized networks based on block chain technology—a distributed ledger enforced by a disparate network of computers. A defining feature of cryptocurrencies is that they are generally not issued by any central authority, rendering them theoretically immune to government interference or manipulation.[19]

ترجمہ "کرپٹو کرنسی مجازی ہندسوں کی کرنسی ہے جسے کرپٹو گرافی کے زریعے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ نہ زیادہ کیا جاسکتا ہے اور نہ جعلی بنا کر خروج کیا جاسکتا ہے۔ بہت سی کرپٹو کرنسیاں، بلاک چین ٹیکنالوجی کے غیر مرکزی نیٹ ورک پر مبنی ہوتی ہیں یعنی ایک تقسیم شدہ کھاتہ ایک کمپیوٹر کے زریعے نافظ العمل ہوتی ہے۔ کرپٹو کرنسی کی ایک تعریف یہ ہے کہ اس کو کوئی مرکزی اتھارٹی جاری نہیں کرتی ہے۔ اسلئے حکومتی مداخلت یا ہرا پھیری سے محفوظ تصور کی جاتی ہے۔"

جس طرح عام کرنسیوں میں مستقبل کے معاہدے کئے جاتے ہے کہ یہ کرنسی اوپر جائے گی اور یہ کرنسی نیچے جائے گی اسی طرح کرپٹو میں اس قسم کے معاہدے کیئے جاتے ہیں جس کو کرپٹو فیوچر ٹریڈنگ کہا جاتا ہے۔

## 4: فاریکس ٹریڈنگ میں جوا بازی(Unlawful Forex Trading)

The foreign exchange market is where currencies are traded.[20]

ترجمہ "زر مبادلہ کی منڈی وہ جگہ ہے جہاں کرنسیوں کی تجارت ہوتی ہے۔"

یعنی جہاں مختلف ممالک کی کرنسیوں اور اجناس کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔ تاہم، اس میں کچھ ایسے طریقے شامل ہیں جس میں جوا شامل ہوتا ہے۔ مثلاً: فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے، لیکن بعض لوگ اس میں محض قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگاتے ہیں۔ جب لوگ Leveraged Trading[21] کرتے ہیں، تو وہ دراصل قرض پر تجارت کرتے ہیں، اور اگر قیمت گر جائے، تو وہ قرض میں ڈوب جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں، یہ خرید و فروخت حقیقی طور پر کرنسی کا تبادلہ نہیں ہوتا، بلکہ صرف اعداد و شمار (Numbers) کی بنیاد پر کھیل کھیلا جاتا ہے۔ اسی طرح اس میں اجناس کا کاروبار بھی کیا جاتا ہے لیکن وہ بھی حقیقی معاہدے نہیں ہوتے۔

---

18 سٹہ بازی وہ عمل ہے جس میں لوگ کسی چیز کی قیمت میں تبدیلی پر فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بغیر کسی تحقیق یا مکمل معلومات کے، اور نفع یا نقصان صرف قیمت کی اتار چڑھاؤ پر منحصر ہوتا ہے۔

19 Investopedia, “Cryptocurrency”, Accessed: 12/29/2024, https://www.investopedia.com/terms/c/cryptocurrency.asp,

20 Investopedia, “**Why Trade Forex?”**, Accessed: 1/4/2022

21 **لیوریجڈ ٹریڈنگ** ایک ایسی حکمت عملی ہے جس میں آپ اپنے اصل سرمایہ سے زیادہ رقم سے تجارت کرتے ہیں، یعنی قرض لے کر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس کا مقصد منافع کو بڑھانا ہے، لیکن اس میں نقصان کا بھی خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر: فاریکس ٹریڈنگ میں جب بھی کوئی کرنسی خریدی جاتی ہے تو اس میں صرف اسکرین پر محض اعداد و شمار کے بڑھنے اور گھٹنے کو نفع اور نقصان شمار کیا جاتا ہے۔ حسی طور پر کسی چیز پر قبضہ نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس میں قمار کی قباحت بھی پائی جاتی ہے۔[22]

## 5: پرائز بانڈ اور لاٹری (Prize Bonds and Lottery)

لاٹری بانڈ ایک سرکاری بانڈ ہے جو قومی بچت اور سرمایہ کاری کے ذریعہ جاری کیا جاتا ہے۔[23] پرائز بانڈ اور لاٹری ایسی مالی اسکیمیں ہیں جن میں لوگوں سے رقم لی جاتی ہے اور قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ افراد کو انعام دیا جاتا ہے۔ پرائز بانڈز میں لوگ رقم لگاتے ہیں اور قرعہ اندازی (Draw) کے ذریعے انعام دیا جاتا ہے۔ پرائز بانڈ یہ حکومت یا مالی ادارے کی طرف سے جاری کردہ اسکیم ہے جہاں لوگ بانڈ خریدتے ہیں اور قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ لوگوں کو انعامی رقم دی جاتی ہے۔ پرائز بانڈ پر کوئی منافع یا سود نہیں ملتا، اور انعام کا دار و مدار قسمت پر ہوتا ہے۔ **لاٹری** لاٹری ایک کھیل یا اسکیم ہے جس میں ٹکٹ خرید کر قرعہ اندازی میں حصہ لیا جاتا ہے۔ کامیاب ہونے والے افراد کو انعام دیا جاتا ہے، جبکہ باقی لوگوں کی رقم ضائع ہو جاتی ہے۔

## 6: Ponzi Schemes اور Pyramid Schemes (جعلی سرمایہ کاری اسکیمیں)

### .1Ponzi Scheme:

یہ اسکیم ایک ایسا سرمایہ کاری دھوکہ ہے جس میں نئے سرمایہ کاروں سے آنے والی رقم کو پرانے سرمایہ کاروں کو منافع کے طور پر دیا جاتا ہے، جبکہ اصل سرمایہ کاری یا کاروبار کا کوئی وجود نہیں ہوتا[24]۔ یہ اسکیم اس وقت تک چلتی ہے جب تک نئے سرمایہ کار آتے رہتے ہیں۔ مثال: آپ کو سرمایہ کاری پر غیر معمولی منافع کا وعدہ کیا جاتا ہے، لیکن وہ منافع اصل میں دوسرے لوگوں کے پیسوں سے ادا کیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ لوگ اپنی رقم اس امید پر لگاتے ہیں کہ زیادہ منافع ملے گا، لیکن یہ محض ایک غیر یقینی اور دھوکہ پر مبنی عمل ہوتا ہے۔ ان کا منافع دوسرے لوگوں کی رقم پر منحصر ہوتا ہے، جو ایک طرح سے قسمت یا اتفاق پر مبنی ہوتا ہے۔ اس صورت میں جوا کے علاوہ دھوکہ دہی اور سود پر مبنی کاروبار کیا جاتا ہے اسی طرح اس کو (Multi-Level Marketing) اور نیٹ ورک مارکیٹنگ بھی کہا جاتا ہے جس کے بارے میں ماہرین معیشت کی رائے ہے کہ یہ سود سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ چونکہ یہ نظام ''سودی نظام'' سے بھی بدتر ہے؛ اس لیے کہ سودی نظام میں مخصوص محتاجوں اور سودی قرض لینے اور سودی معاملہ کرنے والوں کی دولت ساہوکاروں اور سود خوروں کے پاس آتی ہے، نیٹ ورک سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے اتنے مرتب اور وسیع پیمانے پر سود اکٹھا نہیں ہوتا۔[25]

22 جامعۃ الرشید (مفتی آن لائن)، ''**فتویٰ نمبر: 81019**''، تاریخ رسائی: 13 اگست 2023
https://almuftionline.com/2023/08/13/10864/
23 Investopedia, "**What Is a Lottery Bond?",** Accessed: 12/29/2024
https://www.investopedia.com/terms/l/lotterybond.asp
24 Investopedia, "**What Is a Ponzi Scheme**?", Accessed: 12/29/2024,
https://www.investopedia.com/terms/p/ponzischeme.asp
25 دار العلوم دیوبند، **ماہنامہ دار العلوم دیوبند**، شمارہ: 7، جلد: 92 (رجب 1429ھ / جولائی 2008)۔

### .2Pyramid Scheme:

یہ اسکیم لوگوں کو آمادہ کرتی ہے کہ وہ مزید افراد کو اسکیم میں شامل کریں اور ان سے سرمایہ کاری کروائیں۔ ہر نیا شامل ہونے والا شخص اوپر والوں کو رقم فراہم کرتا ہے۔[26] یہ دھوکہ اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب نئے لوگوں کو شامل کرنا ممکن نہیں رہتا۔ مثال: آپ سے کہا جاتا ہے کہ مزید 2 لوگوں کو شامل کریں اور ان کی رقم سے آپ کو منافع ملے گا۔ لوگ مزید افراد کو شامل کرنے کی شرط پر اپنی رقم لگاتے ہیں، اس امید میں کہ وہ اوپر والوں سے زیادہ کمائیں گے۔ یہ صورت بھی محض دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

**فرق:** Ponzi Scheme: اس میں سرمایہ کاری کے بہانے دھوکہ دیا جاتا ہے۔ Pyramid Scheme: اس میں نئے افراد کو شامل کرنے کی شرط پر دھوکہ دیا جاتا ہے۔

## مذکورہ صورتوں کی شرعی حیثیت

### فیوچر ٹریڈنگ (future trade)

لین دین کا عمل فقہ اسلامی میں تب مکمل مانا جاتا ہے جب وہ فوری طور پر منعقد ہو۔ مثلاً جس نے جو چیز خریدی ہے یعنی مشتری وہ اس کا فوری مالک ہو جائے، اور خریدنے والے پر اس چیز کی رقم فروخت کرنے والے کو دینا لازم ہو جائے تب بیع منعقد مانی جاتی ہے۔ لیکن دور جدید میں بیع کی ایک اور قسم مارکیٹ میں موموجود ہے۔ جس میں کوئی آدمی کسی چیز کو مستقبل میں خریدتا ہے۔

مثلاً: بکر کسی کمپنی کے شئیرز خریدتا ہے تو اس کا طریقہ اس طرح ہوتا ہے کہ بکر اس کمپنی سے شئیرز دس دن بعد کی تاریخ پر خریدتا ہے یعنی مستقبل میں خریدتا ہے اور یہ ایک قسم کا کنٹریٹ ہوتا ہے جس کی وجہ سے بکر دس دن بعد اس شئیرز کے خریدنے کا پابند ہوتا ہے۔ تو ظاہر سی بات ہے یہ بیع مکمل نہیں ہوتی تو اس وجہ سے یہ بیع درست نہیں ہے۔ جس میں قمار اور سود پایا جاتا ہے اور اسلام میں جوے کا کاروبار کرنا جائز نہیں ہے۔

### کرپٹو کرنسی فیوچر مارکیٹ:

کرپٹو کرنسی فیوچر مارکیٹ میں جب بھی کسی کرنسی کی خرید و فروخت کی جاتی ہے تو اس میں حقیقت میں بیع کرنا مقصود نہیں ہوتا یعنی اس میں خیرید نے والا اس چیز کا مالک نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اس میں کئی شرعی مسائل پائے جاتے ہیں اور شریعت میں ایسی بیع کو بیع تلجیہ کہتے جو کہ باطل ہیں۔

## تلجیہ:

فتاوی ہندیہ میں لکھا ہے: التَّلْجِئَةُ هِيَ الْعَقْدُ الذي يُنْشِئُهُ لِضَرُورَةِ أَمْرٍ فَيَصِيرُ كَالْمَدْفُوعِ إلَيْهِ وَأَنَّهُ على ثَلَاثَةِ أَضْرُبٍ أَحَدُهَا أَنْ تَكُونَ فِي نَفْسِ الْبَيْعِ۔[27]

26 Investopedia, "**What Is a Ponzi Scheme?**" accessed: 12/29/2024

27 نظام الدین البلخی و دیگر، **الفتاوی الهندية**، الباب العشرون في البياعات المكروهة، (بيروت: دار الفكر، 1310ھ)، 209/3۔

وہ معاملہ خرید فروخت ہے جس کو کسی ضرورت کی بناپر کیا جائے جیسا کہ اس کو مجبور کر دیا ہو۔اس کی تین قسمیں ہیں جن میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے میں ظاہر کروں گا کہ میں نے اپنا مکان تم کو فروخت کر دیا ہے حالاں کہ حقیقت میں خرید فروخت مقصود نہیں ہو گی اس خفیہ معاہدہ پر گواہ بنالے پھر بظاہر فروخت کرے تو بیع پھر بھی باطل ہو گی۔

اسی طرح کرپٹو فیچر مارکیٹ میں دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں پیسے ایک غیر یقینی واقعے پر لگائے جاتے ہیں جو کہ جوا ہے۔ محمد ایوب صاحب فتاوی ہندیہ کی عبارت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قمار میں کسی فائدے یا آمدن کی وہ تمام شکلیں شامل ہیں جن کا حصول محض اتفاق یا قسمت پر مبنی ہو۔[28] تو یہاں فیوچر مارکیٹ کا معاملہ بھی بلکل اسی طرح جس میں لگانے والا مختلف اندازہ لگاتا ہے اگر اندازہ اتفاقاً صحیح ہوا اور قیمت بڑھ گئی تو نفع ہو گا اگر اندازہ صحیح نہیں ہوا اور قیمت کم ہو گئی تو نقصان ہو گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[29]

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہے لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔[30]

**حجۃ اللہ البالغہ میں ہیں:**

فإن كان الاستنماء فيها بما ليس له دخل فى التعاون،كالميسر أو بما هو تراض يشبه الاقتضاب كالربا، فإن المفلس يضطر إلى التزام ما لا يقدر على إيفائه وليس له رضاه رضا فى الحقيقة، فليس من العقود المرضية ولا الأسباب الصالحة وإنما هو باطل وسحت بأصل الحكمة المدنية۔[31]

ترجمہ: اگر اس میں فائدہ اٹھانا ایسے طریقے سے ہو جس کا تعاون سے کوئی تعلق نہ ہو، جیسے جوا، یا ایسی رضامندی کے ذریعے جو زبردستی یا دھوکہ دہی سے مشابہ ہو، جیسے سود، تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مفلس شخص ایسی ذمہ داری قبول کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جسے وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور اس کی یہ رضامندی حقیقت میں رضامندی نہیں ہوتی۔ پس یہ نہ تو جائز معاہدات میں شامل ہے اور نہ ہی درست اسباب میں، بلکہ یہ باطل ہے اور بنیادی اصولوں کے مطابق حرام ہے۔

**فاریکس ٹریڈنگ:**

فاریکس میں کرنسیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے، لیکن بعض لوگ اس میں محض قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگاتے ہیں۔ فاریکس ٹریڈنگ میں بعض صورتیں ایسی ہے جس میں یہ خرید و فروخت حقیقی طور پر کرنسی کا تبادلہ نہیں ہوتا، بلکہ صرف اعداد و شمار (Numbers) کی بنیاد پر کھیل کھیلا جاتا ہے، جو قمار کے زمرے میں آتا ہے۔

---

28 نظام الدين البلخى و ديگر، **الفتاوى الهندية**، 209/3۔

29 القرآن: 90/5۔

30 مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2008)، ص365۔

31 شاہ ولی اللہ دہلوی، **حجة الله البالغة**، باب ابتغاء فضل الرزق، البيوع المنهي عنها، (بيروت: دار الجيل، 1426ھ/2005)، ص 164۔

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہ اکیڈمی کی کونسل مکہ مکرمہ میں 10-14 ربیع الاول 1427 ہجری بمطابق 8–12 اپریل 2006 عیسوی کو منعقد ہونے والے اٹھارویں اجلاس میں فاریکس کی مروجہ صورتوں پر تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مروجہ ایکسچینج میں کرنسی کی خرید وفروخت کا کاروبار پانچ وجوہات کے بناپر ناجائز ہے، ان وجوہات میں ایک یہ بھی ہے کہ کرنسی کی خرید وفروخت بغیر کسی قبضہ کے کی جاتی ہے لہذا یہ ناجائز ہے۔[32] اور قبضہ نہ ہونے کی صورت میں صرف کرنسیوں کا اعداد وشمار ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس میں قمار کی قباحت بھی پائی جاتے ہیں۔

**پرائز بانڈ اور لاٹری:**

یہ بھی قمار کی ایک معاصر شکل ہے کیونکہ یہاں نفع ونقصان قسمت پر منحصر ہوتا ہے، اور کوئی حقیقی لین دین یا خدمات فراہم نہیں کی جاتیں۔ اسی طرح لاٹری سسٹم میں لوگ رقم ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان کا نام نکل آئے گا، جو کہ صریح قمار ہے۔

**فتاویٰ شامی میں ہے:**

القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص۔33

ترجمہ: قمار کا لفظ قمر سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کبھی بڑھنا اور کبھی گھٹنا۔ قمار کو قمار اس لیے کہا جاتا ہے کہ قمار کھیلنے والے ہر فرد کے لیے یہ ممکن ہوتا ہے کہ اس کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے، یا یہ کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کر لے۔ اور یہ قرآن وسنت کے نصوص کے مطابق حرام ہے۔

## Pyramid Schemes اور Ponzi Schemes

میں شرکت کرنے والا اپنے مال کے عوض زیادہ مال کی امید رکھتا ہے، لیکن یہ کمائی دوسرے لوگوں کے نقصان یا دھوکہ دہی پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ دونوں دھوکہ دہی کے طریقے ہیں، اور ان میں قمار کی مشابہت اس بات سے ہے کہ یہ شرکاء کے لیے نقصان یا نفع کا غیر یقینی کھیل ہے، جو شریعت میں حرام ہے۔ مختصر یہ کہ پرامڈ سکیمز اور پونزی سکیمز میں لوگوں کو زیادہ پیسہ کمانے کا وعدہ کیا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ پیسہ نئے لوگوں سے آتا ہے۔ ان میں منافع کا انحصار صرف نئے افراد کے شامل ہونے پر ہوتا ہے، نہ کہ کسی حقیقی کاروبار یا محنت پر۔ چونکہ اس میں کسی کا فائدہ دوسرے کے نقصان پر ہوتا ہے اور یہ کھیل غیر یقینی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہوتا ہے، اس لیے یہ قمار کی طرح ہوتا ہے اور قمار اسلام میں حرام ہے۔ اسی طرح اس کو (Multi-Level Marketing) اور نیٹ ورک مارکیٹنگ بھی کہا جاتا ہے جس کے بارے میں ماہرین معیشت کی رائے ہے کہ یہ سود سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ چونکہ یہ نظام ''سودی نظام'' سے بھی بدتر ہے؛ اس لیے کہ سودی نظام میں مخصوص محتاجوں اور سودی قرض لینے اور سودی معاملہ کرنے والوں کی دولت ساہوکاروں اور سودخوروں کے پاس آتی ہے، نیٹ ورک سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے اتنے مرتب اور وسیع پیمانے پر سود اکٹھا نہیں ہوتا۔[34]

---

32 اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ، **اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے**، ساتواں سیمینار، فیصلہ نمبر 1: اسٹاک ایکسچینج کی شرعی حیثیت، ص 173۔

33 ابن عابدين، **رد المحتار على الدر المختار** (فتاویٰ شامی)، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، 403/6۔

34 دار العلوم دیوبند، **ماہنامہ دار العلوم دیوبند**، شمارہ: 7، جلد: 92 (جولائی 2008)۔

## کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت کے جائز ہونے کی چند شرائط ہیں:۔

1۔جس کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت کی جارہی ہو، خارج میں اس کمپنی کا وجود ہو، صرف کاغذی طور پر رجسٹرڈ نہ ہو اور نہ ہی اس کمپنی کے کل اثاثے نقد کی شکل میں ہوں بلکہ اس کمپنی کی ملکیت میں جامد اثاثے بھی موجود ہوں۔

2۔ کمپنی کا سرمایہ حلال ہو۔

3۔ کمپنی کا اصل کاروبار جائز ہو، حرام اشیاء کے کاروبار پر مشتمل نہ ہو۔

4۔شیئرز کی خرید وفروخت میں، خرید وفروخت کی تمام شرائط کی پابندی ہو۔

5۔شیئرز کی خرید وفروخت کے دوران بالواسطہ یا بلاواسطہ سود اور جوے کے کسی معاہدے کا حصہ بننے سے احتراز کیا جاتا ہو۔

6۔ شیئر خریدنے میں سٹے بازی اور قمار کی شکل نہ پیدا ہو۔اگر شیئرز کے کاروبار میں ان شرائط کی رعایت رکھی جائے تو یہ کاروبار جائز ہے، ورنہ نہیں، بہر صورت بہتر یہی ہے کہ اس کاروبار سے اجتناب کیا جائے،اس لیے کہ مارکیٹ میں ان تمام شرائط کے ساتھ شیئرز کا کاروبار بہت مشکل ہے،اس لیے اجتناب کا مشورہ دیا جاتا ہے۔[35]

## مفتی تقی عثمانی صاحب کے نزدیک کمپنی کے شیئر کے خرید وفروخت کے جائز ہونے کی شرائط:۔

(1)اصل کاروبار حلال ہو۔

(۲)اس کمپنی کے کچھ منجمد اثاثے (فکسڈ ایسٹس) وجود میں آچکے ہوں۔رقم صرف نقد کی شکل میں نہ ہو۔

(۳)اگر کمپنی سودی لین دین کرتی ہے تو اس کی سالانہ میٹنگ میں آواز اٹھائی جائے۔[36]

(۴)جب منافع تقسیم ہو۔اس وقت جتنا نفع کا جتنا حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہو۔اس کو صدقہ کردے۔

ان چار شرطوں کے ساتھ شیئرز کی خرید وفروخت جائز ہے۔[37]

## تجزیہ:

شیئرز کی تجارت میں قمار سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ کمپنی کا حقیقی وجود ہو اور اس کے اثاثے جامد ہوں۔ کمپنی کا سرمایہ اور کاروبار حلال ہو۔ خرید وفروخت میں سود اور جوے سے اجتناب کیا جائے۔سٹے بازی اور غیر یقینی معاملات سے پرہیز کیا جائے۔اسٹاک مارکیٹ، کرپٹو کرنسی، فاریکس ٹریڈنگ،اور دیگر مالیاتی معاملات میں جوئے اور سٹے بازی کی ممانعت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان میں نفع یا نقصان محض اتفاق، قسمت، اور

---

35 جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن (دارالافتاء)، **"اسٹاک ایکسچینج میں پیسے لگانے کا شرعی حکم"** (فتویٰ نمبر:144512100328)،تاریخِ رسائی: 2024-06-10، https://www.banuri.edu.pk/readquestion/stock-exchange-may-pasay-laghanay-ka-shari-hukum-144512100328/10-06-2024

36 ایسی کمپنیوں کے بارے میں علماء کرام کی رائیں مختلف ہے،ایک جماعت کے نزدیک یہ کمپنیاں حرام کاموں میں ملوث ہے اسلئے شیئر خریدنا جائز نہیں،اگر کسی کمپنی کا بنیادی کاروبار مجموعی طور پر حلال ہے تو پھر دو شرطوں کے ساتھ شئیرز لینے کی گنجائش ہے۔پہلی شرط یہ ہے کی وہ شئیر ہولڈر اس کمپنی کے اندر سودی کاروبار کے خلاف آواز اٹھائے۔دوسری شرط یہ ہے کہ جب منافع تقسیم ہو،اس وقت جتنا نفع کا جتنا حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہو،اس کو صدقہ کردے۔مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع اور مفتی تقی عثمانی صاحب کا یہی موقف ہے۔

37 مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، **فقہی مقالات**،(کراچی: میمن اسلامک پبلشرز،2011)،151/1۔

قیاس آرائی پر مبنی ہوتا ہے۔ قرآن میں جوئے کو شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے[38]، اور حدیث میں دھوکہ دہی اور غیر یقینی معاملات کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ لہٰذا، کسی بھی مالیاتی عمل میں جائز شرائط، تحقیق، اور شفافیت ضروری ہے، ورنہ وہ ناجائز ہوگا۔

## نتائج مقالہ

- اس مقالے میں ۶ ایسی صورتیں پیش کی گئی ہیں جن میں معاصر تجارت میں قمار پایا جاتا ہے۔
- فیوچر ٹریڈنگ، چاہے فزیکلی کرنسی میں ہو یا کرپٹو کرنسی میں، چاہے لیور یج ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں جائز نہیں ہے۔
- فاریکس ٹریڈنگ مختلف دارالافتاء کے فتاویٰ کی روشنی میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں حقیقی تجارت نہیں ہوتی، اور نہ ہی کرنسی کی خرید وفروخت پر حقیقی قبضہ کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس میں جوا کا شبہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔
- شیئرز کی خرید وفروخت تب جائز ہے جب اس میں مکمل شرائط کا لحاظ رکھا گیا ہو، ورنہ یہ حرام ہو گی۔

38 القرآن: 90/5۔